20015 - ختنے کا حکم

سوال

ختنہ کرنے کا حکم کیا ہے ؟
اور بعض لوگو عضو تناسل یا پھر ناف کے نچلے حصہ کی کھال اتارتے ہیں اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ختنہ کرنا تو سنت اور مسلمانوں کا شعار ہے، اس کی دلیل صحیحین کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پانچ اشیاء فطرتی ہیں: ختنہ کرنا، زیرناف بال مونڈنا، مونچھیں کاٹنا اور ناخن کاٹنا، اور بغلوں کے بال اکھیڑنا "

چنانچہ اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا ختنہ سے کی اور بتایا کہ یہ فطرتی سنت میں سے ہے.

اور شرعی ختنہ یہ ہے کہ:

عضو تناسل کے سرے کو ڈھانپنے والی چمڑی کاٹی جائے، لیکن جو لوگ پورے عضو تناسل کی کھال اتارتے ہیں، یا پھر اگلے حصہ کی بجائے عضو تناسل کے ارد گرد والی چمڑی بھی اتارتے ہیں، جیسا کہ بعض وحشی ممالك میں ایسا کیا جاتا ہے اور وہ اپنی جہالت کی بنا پر اس شرعی ختنہ سمجھتے ہیں تو یہ صحیح نہیں، یہ تو شیطانی طریقہ ہے جو شیطان نے ان کے لیے مزین کر کے رکھ ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ جس کا ختنہ کیا جارہا ہے اس کے لیے بھی تکلیف دہ اور عذاب ہے.

اور ایسا کرنے میں سنت محمدیہ اور شریعت اسلامیہ کی بھی مخالفت پائی جاتی ہے، جو کہ بالکل آسان اور سہل شریعت ہے اور آسان قوانین لائی اور انسانوں کی حفاظت کرتی ہے.

ایسا کرنا کئی ایك وجوھات کی بنا پر حرام ہے:

1 ـ سنت میں یہی وارد ہے کہ صرف عضو تناسل کے اگلے حصہ پر آنے والی چمڑی ہی کاٹی جائے.

2 ـ ایسا کرنا انسانی جان کے لیے تکلیف دہ اور عذاب ہے، اور اس کا مثلہ کرنا ہے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے اور جانوروں کو باندھ کر مارنے اور ان سے کھیلنے، یا پھر اس کے اعضاء کاٹنے سے منع فرمایا ہے، تو اولاد آدم کو ایسی تکلیف اور اذیت دینی تو بالاولی زیادہ گناہ کا باعث ہوگی.

3 ـ یہ احسان اور نرمی و شفقت کے بھی مخالف ہے، اسی شفقت اور ا حسان و نرمی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے ہر چیز پر احسان کرنا لکھ دیا ہے " الحدیث.

4 ـ بعض اوقات ایسا کرنے سے تو اس شخص کا خون جاری ہی رہتا ہے اور بند نہیں ہوتا جس سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے، جو کہ جائز نہیں کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو .

اور ایک جگہ پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور تم اپنی جانوں کو قتل مت کرو، یقینا اللہ تعالی تم پر بہت رحم کرنے والا ہے .

اسی لیے علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اگر بڑے شخص کی موت کا خدشہ ہو تواس کا ختنہ کرنا ضروری نہیں.

اور رہا یہ مسئلہ یہ کہ ایک مقررہ دن لوگوں کو ختنہ کے لیے اکٹھا کرنا اور لڑکے کو بے لباس اور ننگی حالت میں عورتوں اور مردوں کے سامنے کھڑا کرنا تو یہ حرام ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں شرمگاہ ننگا کرنا ہے جس کے متعلق دین اسلامی کا حکم ہے کہ شرمگاہ چھپا کر رکھی جائے اور اسے کسی کے سامنے ننگا نہ کیا جائے.

اسی طرح اس موقع پر مرد و عورت کا اختلاط اور میل جول بھی جائز نہیں، کیونکہ اس میں فتنہ و فساد اور شریعت مطہرہ کی مخالفت ہوتی ہے.